بین الاقوامی بینک برائے ترقی وتعمیرِ نو

بین الاقوامی ترقیاتی ایسوسی ایشن(IDA)

انسپیکشن پینل کی تفتیشی رپورٹ کے جواب میں مینجمنٹ رپورٹ اور سفارش

پاکستان: نیشنل ڈرینج پروگرام پروجیکٹ

(کریڈٹ نمبر ۲۹۹۹_PK)

۱۸ ستمبر، ۲۰۰۶

یہ دستاویز جو کہ انسپیکشن پینل کی تفتیشی رپورٹ کے جواب میں مینجمنٹ رپورٹ اور سفارش بتاریخ ۱۸ ستمبر، ۲۰۰۶، کا ترجمہ ہے خواہش مند حضرات کی سہولت کے لیے مہیا کی گئی ہے۔ اگر ترجمہ میں اصل انگریزی دستاویز/رپورٹ کے مقابلے میں کچھ بے ربطگیاں پائی جائیں تو اس صورت میں اصل دستاویز (انگریزی) ہی صحیح تصور کی جائیگی۔

انسپیکشن پینل کی تفتیشی رپورٹ کے جواب میں مینجمنٹ رپورٹ اور سفارش

برائے

پاکستان نیشنل ڈرینج پروگرام پروجیکٹ

(کریڈٹ نمبر ۲۹۹۹-PK)

انسپیکشن پینل قائم کرنے والی قرارداد (IBRD قرارداد 10-93 اور IDA قرارداد 6-93) کے پیراگراف 23 کے مطابق، ایگزیکٹو ڈائریکٹرز کے غور کیلئے یہاں منسلک ہے انتظامیہ کی رپورٹ اور سفارش، جو انتظامیہ نے ان نتائج کے جواب میں تیار کی ہے جو انسپکشن پینل کی تفتیشی رپورٹ (نمبر 36382-PK مورخہ 6 جولائی 2006) برائے زیرعنوان منصوبہ (پاکستان: نیشنل ڈرینج پروگرام پروجیکٹ، کریڈٹ نمبر 2999-PK) میں درج ہیں۔

انسپیکشن پینل کی انسپیکشن رپورٹ نمبر 36382-PK
کے جواب میں مینجمنٹ رپورٹ اور سفارش
پاکستان: نیشنل ڈرینج پروگرام پروجیکٹ
(کریڈٹ نمبر 2999-PK)

فہرست عنوانات

مخففات اور مختصرات (ایکرونمز)	i
آپریشنل پالیسیوں، آپریشنل ہدایت نامہ جات، اور آپریشنل پالیسی کی وضاحتوں کی فہرست	ii
انتظامیہ کے جواب کی ایگزیکٹو سمری	iii
I۔ تعارف	1
II۔ پس منظر	2
III۔ منصوبوں کی تفصیل	8
IV۔ پینل کی معلومات اور مشاہدات	10
V۔ اہم مسائل	13
VI۔ حاصل کردہ اسباق	33
VII۔ مینجمنٹ ایکشن پلان	36
VIII۔ خطرات	42
IX۔ نتیجہ	44

اشکال

ایگزیکٹو سمری

شکل 1: جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کا بایاں کنارہ	vi

اصل متن

شکل 1: پاکستان میں تھور کی سطحیں	4
شکل 2: جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کا بایاں کنارہ	17

تصاویر

ایگزیکٹو سمری

تصویر 1: دریائے سندھ	iv
تصویر 2: سندھ کی نمک کی تہہ سے ڈھکی زرعی زمین	vii

تصویر3: چولری بند کی 1998 میں حالت ix

تصویر4: ڈھانڈوں اور جنوبی بدین کے قرب و جوار کا منظر اور گیلی مٹی xii

اصل متن

تصویر1: کادھن پٹیجی آؤٹ فال ڈرین 14

تصویر2: سندھ کی نمک کی تہہ سے ڈھکی زرعی زمین 18

تصویر3: ٹائیڈل لنک 21

تصویر4: چولری بند کی 1998 میں حالت 24

تصویر5: ڈھانڈوں اور بدین کے قرب و جوار کا منظر اور گیلی مٹی 27

جدول

ایگزیکٹو سمری

ٹیبل1: ایکشن پلان xv

اصل متن

ٹیبل1: ایکشن پلان 37

ضمیمہ جات

ضمیمہ1: پینل کی حاصل کی گئی معلومات، انتظامیہ کی آراء اور اقدامات 45

ضمیمہ2: LBOD اور NDP کے منصوبہ کی تفصیل 71

ضمیمہ3: سندھ کے ضلع بدین اور ساحلی علاقوں کے لیے روزگار میں تعاون کے پروگرام 77

ضمیمہ4: بائیں کنارے کے آؤٹ فال ڈرین مرحلہ ا کی کارکردگی کا جائزہ 86

ضمیمہ5: IPOE رپورٹ: ماحولیاتی مطالعے، حاصل شدہ معلومات کا خلاصہ 93

ضمیمہ6: ملک کے پانی کے وسائل کے سلسلے میں تعاون کی حکمتِ عملی 96

ضمیمہ7: نکاسی کا ماسٹر پلان۔۔ماہرین کا بین الاقوامی پینل 115

ضمیمہ8: سندھ میں جولائی 2003 کے سیلابوں کی وجہ سے ہلاکتی حادثات 121

ضمیمہ9: اہم واقعات کی اوقاتی ترتیب 122

ضمیمہ10: نگرانی کے مشن برائے LBOD اور NDP کا شیڈیول 124

ضمیمہ11: دستاویزات اور حوالہ جات 131

نقشہ جات

نقشہ1: IBRD نمبر ۳۴۹۸۴۔ نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) پروجیکٹ۔ صوبہ سندھ

نقشہ2: IBRD نمبر ۳۴۹۸۸۔ نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) پروجیکٹ۔ صوبہ سندھ۔ LBOD کے آؤٹ فال سسٹم کی تفصیل

مخففات اور مختصرات

ADB	ایشین ڈویلپمنٹ بینک
AWB	علاقائی واٹر بورڈ
BP	بینک کا طریقہ ہائے کار
CAS	کنٹری اسسٹنس اسٹریٹیجی (ملکی معاونت کی حکمتِ عملی)
CBO	کمیونٹی بیسڈ آرگنائزیشن
CCA	کلٹیویبل کمانڈ ایریا
CIDA	کینیڈین انٹرنیشنل ڈوویلپمنٹ ایجنسی
CWRAS	کنٹری واٹر ریسورسز اسسٹنس اسٹریٹیجی
DERA	ڈراوٹ ایمرجنسی ریکوری اسسٹنس
DMP	نکاسیٔ آب کا ماسٹر پلان
DPOD	دھوروپران آوٹ فال ڈرین
DSEA	نکاسیٔ آب کے شعبے کا ماحولیاتی تجزیہ
EIA	ماحولیاتی اثرات کا تجزیہ
EMMP	ماحولیاتی انتظام اور نگرانی کا منصوبہ
EPA	سندھ انوائرمنٹل پروٹیکشن ایجنسی
FLAR	اراضی کے حصول اور بحالی کے لیے دائرہ کار
FGW	فریش گراؤنڈ واٹر
FO	کسانوں کی تنظیم
GCA	گروس کمانڈ ایریا
GDP	گروس ڈومیسٹک پروڈکٹ (شرح نمو)
GOP	گورنمنٹ آف پاکستان
GOS	گورنمنٹ آف سندھ
IBDF	انڈس بیسن ڈویلپمنٹ فنڈ
IBRD	انٹرنیشنل بینک فار کنسٹرکشن اینڈ ڈویلپمنٹ (عالمی بینک برائے ترقی و تعمیرِ نو)
ICR	امپلیمنٹیشن کمپلیشن رپورٹ
IDA	انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن
IRSA	انڈس ریور سسٹم اتھارٹی
IsDB	اسلامک ڈویلپمنٹ بینک
IUCN	انٹرنیشنل یونین فار دا کنزرویشن آف نیچر
JBIC	جاپان بینک فار انٹرنیشنل کوآپریشن
KPOD	کادھان پٹیجی آوٹ فال ڈرین
LBOD	لیفٹ بینک آوٹ فال ڈرین
MTR	مڈٹرم ریویو
NGO	غیر سرکاری تنظیم
NDP	نیشنل ڈرینج پروگرام
NSDS	نیشنل سرفیس ڈرینج سسٹم
NWFP	نارتھ ویسٹرن فرنٹئر پروونس
OD	آپریشنل ڈائریکٹو
ODA	اوورسیز ڈویلپمنٹ ایڈمنسٹریشن (یونائٹڈ کنگڈم)
OFWM	آن فارم واٹر مینجمنٹ
O&M	آپریشنز اور مینٹیننس
OP	آپریشنل پالیسی
OPEC	آرگنائزیشن آف پٹرولیم ایکسپورٹنگ کنٹریز فنڈ فار ڈویلپمنٹ
PO	پارٹنر آرگنائزیشن
POE	پینل آف ایکسپرٹس
PPAF	پاکستان پاورٹی ایلیویئیشن فنڈ
RAP	ری سیٹلمنٹ ایکشن پلان
SAR	اسٹاف اپریزل رپورٹ
SCARP	سیلینٹی کنٹرول اینڈ ری کلیمیشن پروگرام
SDC	سوئس ڈوویلپمنٹ کوآپریشن
SEA	اسٹریٹیجک انوائرمنٹل اسیسمنٹ
SFD	سعودی فنڈ فار ڈویلپمنٹ
SIDA	سندھ اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی

IEE	اینشل انوائرنمنٹل اگزامنیشن
IES	اینشل انوائرنمنٹل سکوپنگ
IPOE	انٹرنیشنل پینل آف ایکسپرٹس
TBOD	ٹرانس۔بیسن آوٹ فال ڈرینز
TDF	تربیلا ڈوولپمنٹ فنڈ
TL	ٹائیڈل لنک
TOR	ٹرمز آف ریفرنس
TWs	ٹیوب ویلز
WAPDA	واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ
WSIP	واٹر سیکٹر امپرووومنٹ پروجیکٹ
WWF	ورلڈ وائڈ فنڈ

کرنسی متبادلات

(شرح مبادلہ، مؤثر بتاریخ ۱۵ ستمبر ۲۰۰۶)

کرنسی یونٹ = پاکستانی روپیہ

USD 1.OO=PKR60.6/PKR1.00=USD0.0165

اوزان اور پیمانے

میٹرک نظام

1 میٹر (m)	=	3.280 فٹ	1 ہیکٹر (ha)	=	2.470 ایکڑ
1 کلومیٹر (km)	=	0.620 میل	1 کیوبک میٹر (m)	=	35.310 کیوبک فٹ
1 ملین ایکڑ فٹ (MAF)	=	1.234 بلین کیوبک میٹر	1 کیوبک فٹ/سیکنڈ (cfs,cusec)	=	0.0283 کیوبک میٹرز/سیکنڈ (m*3/sec,cumec)

آپریشنل پالیسیوں، آپریشنل ہدایت نامہ جات، اور آپریشنل پالیسی کی وضاحتوں کی فہرست

OP/BP 4.01	ماحولیاتی جائزہ، جنوری 1999
OP/BP 4.04	قدرتی رہائش گاہیں، ستمبر 1995
OD 4.04	مقامی لوگ، ستمبر 1991
OD4.30	غیر رضاکارانہ نوآبادکاری، جون 1990
BP 13.05	منصوبہ کی نگرانی، مارچ 1989 اور جولائی 1991
BP 17.50	ڈسکلوژر آف انفارمیشن، مارچ 1994 اور جون 2002
OP 8.50	فوری بحالی کی امداد، اگست 1995
OPN 11.03	ثقافتی اثاثہ کا انتظام، ستمبر 1986

انتظامیہ کے جواب کی ایگزیکٹو سمری

درخواست اور معائنہ

1- نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) منصوبہ کے معائنہ کی درخواست، جو کہ پاکستان کے صوبہ سندھ کے جنوبی حصہ میں واقع ضلع بدین کے رہائشیوں کی جانب سے 10 ستمبر 2004 کو دائر کی گئی تھی، کے جواب میں انسپیکشن پینل نے اپنی رپورٹ 6 جولائی 2006 کو پیش کی۔

2- ذیل میں اس درخواست کی تفصیل، اس کے نتیجے میں ہونے والی تفتیش سے حاصل ہونے والی معلومات اور بینک کا جواب، درخواست میں اٹھائے گئے مسائل، اور پاکستان کو درپیش پانی کے قلیل وسائل کے انتظام کے چیلنج جیسے بڑے مسئلہ کے حل کیلئے تدابیر، درج ہیں۔ ابتدائیے کے طور پر، اس چیلنج کو سمجھنے کے لیے مختصراً پیش ہیں اسکے سیاق وسباق۔

3- **وسیع تر سیاق وسباق۔** بعض اوقات پاکستان کو ایک ایسے ریگستان کے طور پر بیان کیا جاتا ہے جس کے درمیان میں سے ایک دریا گزر رہا ہے۔ دریائے سندھ پاکستان کا واحد دریائی نظام ہے اور اپنی ماہیت اور ارتقاء کے اعتبار سے بڑے تضادات رکھتا ہے: موسمِ گرما کے خریف میں پانی کی بہتات اور موسمِ سرما یا ربی کی خشکی کے مابین تضادات؛ مون سون کی بارشوں اور برفوں کے پگھلنے سے حاصل ہونے والے تازہ پانی اور اسی پانی کے ذریعے نمکیات کے زمین میں داخل ہونے اور تبخیر کے بعد وہیں رہ جانے کے مابین تضادات؛ اور دریا کے منبع یا بہتی ہوئی نہروں کے نزدیک رہنے والے کسانوں اور ان کے آخری سرے پر رہنے والے کسانوں کے مابین تضادات۔ اس سیاق وسباق میں، پاکستان گذرے سالوں میں دریائے سندھ کو قابو کر کے 35.7 ملین ایکڑ اراضی کو آبپاشی کے تحت لایا ہے۔۔۔ جو کہ دنیا کا سب سے بڑا آبپاشی کا نظام ہے، ایک بڑا تکنیکی، اداراتی اور سماجی پیچیدگیوں والا نظام۔۔۔ جس نے ایک ایسا آبپاشی پر منحصر زرعی نظام تخلیق کیا ہے جو پاکستان کی سالانہ قومی دولت کا ایک چوتھائی، روزگار کا دو تہائی، اور برآمدات کا تقریباً ۸۰ فیصد فراہم کرتا ہے۔ پاکستان کا اقتصادی اور سماجی وجود اسی پانی کے نظام پر قائم ہے باوجود اس کے کہ یہاں بارش کی سالانہ اوسط محض ۲۴۰ ملی میٹر ہے، جو کہ بہت کم ہے۔

4- ہندوکش اور ہمالیہ کی چوٹیاں جہاں سے دریائے سندھ ابھرتا ہے، کے مقابلے میں سندھ وادی کا میدان سمندر کی طرف دوڑتے ہوئے ڈرامائی طور پر ہموار اور چپٹا ہو جاتا ہے (تصویر 1)۔ دریائے سندھ کی وادی اس لحاظ سے اپنی مثال نہیں رکھتی کہ یہاں بارش کی شدید قلت، ناقص نکاسیءآب، قدیم سمندری ذخائر، نمکین زمینی پانی، اور تبخیر اور بخارات کا خروج مل کر تہہ میں بیٹھے نمک کا ایک وسیع ذخیرہ پیدا کرتے ہیں۔ آبپاشی اور زراعت کے مسلسل پھیلتے ہوئے سلسلے نے اس نمک سے اکٹھا ہونے کے عمل میں بہت حد تک اضافہ کیا ہے، اس حد تک کہ وقت کے ساتھ ساتھ سیم اور تھور پاکستان کے زراعت کے نظام کی سلامتی کے لیے ایک خطرہ بن کر ابھرے ہیں۔ یہ چیلنج صوبہ سندھ میں غالباً سب سے بڑا ہے، خاص طور پر ساحلی علاقے کے نزدیکی جنوبی سندھ کے ضلع بدین میں۔

5- ضلع بدین جنوبی سندھ کے ان دو ساحلی اضلاع میں سے ایک ہے جو دریائے سندھ کے نظام کے سب سے آخری سرے پر واقع ہیں جہاں دریا، ڈیلٹا اور مدوجزری گذرگاہوں کی شکل میں پھیل جاتا ہے۔ بدین ایک چپٹا علاقہ ہے جہاں سیلاب ایک معمول کی بات ہے۔ جہاں تازہ نہری پانی باقاعدہ طور پر نہیں پہنچتا، وہاں زمین اور زمینی پانی عام طور پر نمکین ہیں۔ بدین کے ساحلی علاقے اور اس سے ملحقہ ضلع ٹھٹھہ میں روزگار غیر محفوظ ہے اور غربت عام ہے۔ مون سون کی طوفانی

اورشدید بارشوں (حال ہی میں 1994، 1999، 2003 کی بارشیں)، زلزلوں (2001)، اورخشک سالی (2004-1999) سے پیداشدہ جھٹکوں نے اس علاقے کے لوگوں کیلئے شدید اور نہ رکنے والی مشکلات کو جنم دیا ہے۔

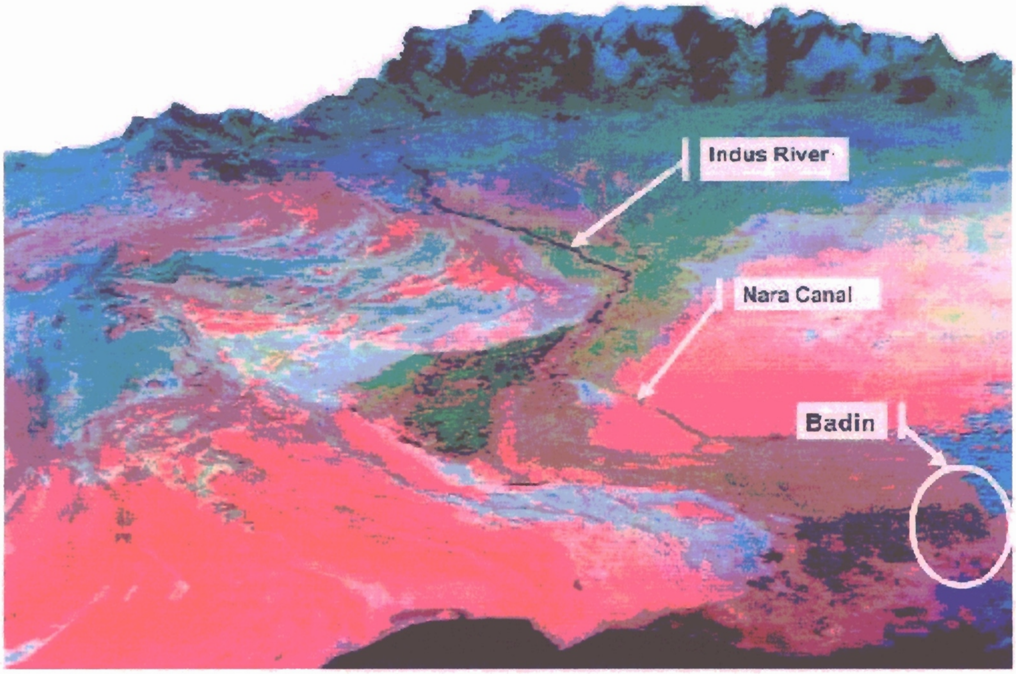

تصویر 1-دریائے سندھ

6- بینک پاکستان کے ساتھ تقریباً پچاس سال سے وابستہ ہے۔ 1990 کے عشرے سے پہلے، پاکستان کو دو اہم کامیابیاں بینک کے تعاون سے حاصل ہوئیں: پہلی بھارت کے ساتھ سندھ طاس کا معاہدہ تھا، جس کے تحت پاکستان کو پانی کی فراہمی کے ایک واضح اور معتبر ماخذ کی یقین دہانی حاصل ہوئی؛ دوسری انڈس ریپلیسمنٹ ورکس اور پانی جمع کرنے کے کئی ذخائر کی تعمیر تھی، جس کے ذریعے ایک ناگزیر انفراسٹرکچر وجود میں آیا جس نے پاکستان کو دریائے سندھ کی نعمتوں کو استعمال کرنے کے قابل بنایا۔ 1990 کے عشرے میں، نظم ونسق اور پالیسی اصلاحات، اور سندھ طاس اور اس کے پانی جیسے قیمتی سرمایہ کے انتظام پر زیادہ زور دیا گیا۔ 1990 کے عشرے میں پاکستان میں ماہرین کی رائے تیزی سے تبدیل ہوئی اور انہوں نے پانی کے انتظام کے مؤثر نظاموں اور نظم ونسق، پالیسی اور اداراتی اصلاحات کو چیلنج کی بنیاد بنایا۔ یہ بات واضح تھی کہ پاکستان کو اپنے موجودہ وسیع انفراسٹرکچر کے ساتھ ساتھ نئی سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ہے، مگر اس کا انتظام کیسے ہو اور اسے کیسے چلایا جائے گا۔۔۔ اور سب سے اہم یہ کہ کون کون اس کے چلانے میں شامل ہوگا۔۔۔ یہ باتیں سوچ پر حاوی ہونے لگیں۔ اس نئی سوچ کے نتیجے میں NDP اُبھر کر سامنے آیا اور اس کی اہم میراث اداراتی اصلاحات اور ان کے حوالے سے فارمرز آرگنائزیشنز (FOs) کے تصور کی حمایت پر زور دینا تھی۔ اور یہ ایسی تنظیمیں ہیں، جو کسانوں کو تمام تر اقتصادی منظر میں بااختیار بناتی ہیں اور پانی کی تقسیم کے تعین اور مینجمنٹ میں ان کی بات کو ایک اہمیت بخشتی ہیں۔

7- **درخواست برائے تفتیش۔** گو کہ درخواست برائے تفتیش نیشنل ڈرینج پروجیکٹ (NDP) سے متعلق تھی، مگر دراصل اس میں اُٹھائے گئے زیادہ تر مسائل کا تعلق ایک پرانے منصوبے سے تھا جو اب بند ہو چکا ہے، یعنی پاکستان کے جنوبی صوبہ سندھ کے ضلع بدین کا لیفٹ بینک آؤٹ فال ڈرین (LBOD) پروجیکٹ۔ درخواست دہندگان نے الزام لگایا ہے کہ اس منصوبے نے آبی زمینوں اور ایک دوسرے سے منسلک جھیلوں، جنہیں ڈھانڈ کہا جاتا ہے، اور جو ماحولیاتی اعتبار سے حساس علاقے ہیں اور بارہ سے پندرہ ہزار افراد کے لیے روزگار کا ذریعہ ہیں، کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ انہوں نے LBOD کے آؤٹ فال سسٹم کے ڈیزائن اور بعد ازاں 1999 اور 2003 کے شدید مونسونی طوفان کے دوران اس کے بیٹھ جانے کے نتیجے میں ہونے والے مادّی نقصان اور روزگار کے خاتمے کے بارے میں بتایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر موجودہ LBOD سسٹم کو توسیع دی گئی تو پچاس گاؤں مستقل طور پر سیلاب کی زد میں رہیں گے۔

8- **تفتیشی پینل کی رپورٹ**۔ پینل کو یہ بات معلوم ہوئی کہ NDP پروجیکٹ نے ''شمالی سمت میں LBOD کی ایک اہم توسیع کی تعمیر کے لیے بنیادی کام'' سرانجام دیا اور اسطرح ورثہ میں LBOD کے ماحولیاتی اور سماجی مضمرات سے نمٹنے کی ذمہ داری لے لی۔ اس نتیجہ کا باعث پینل کی حاصل کی گئی وہ معلومات تھیں جن سے یہ پتہ چلا کہ NDP نے LBOD کی فعالیت پر اعتبار کیا کیونکہ LBOD کے بعض عناصر NDP کے تحت مکمل ہوئے تھے۔ پینل نے NDP کے ماحولیاتی جائزے (EA) میں نقائص پائے اور یہ کہ NDP کی نگرانی LBOD کو لاحق ہونے والے مسائل اور اس کے سماجی و اقتصادی اثرات سے نمٹنے کے لیے بروقت اصلاحی اقدامات کرنے میں ناکام رہی ہے۔ پینل کو یہ بھی معلوم ہوا کہ LBOD منصوبہ ناکام ہوگیا اور یہ کہ اس کا ڈیزائن ہی ناقص تھا، جس میں اسکی اپنی وجہ سے پیدا ہونے والے اور شدید موسمیاتی خطرات کا اندازہ کمتر لگایا گیا تھا۔ اسی وجہ سے LBOD کا آؤٹ فال سسٹم بیٹھ گیا اور زیریں ضلع بدین کے مقامی لوگوں کو مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ پینل کو یہ بھی معلوم ہوا کہ LBOD منصوبہ نے ماحولیاتی اعتبار سے اہم ساحلی ڈھانڈوں پر پڑنے والے اثرات پر بہت کم توجہ دی۔ پینل کی رپورٹ نے خیال ظاہر کیا کہ بینک نے اپنی نگرانی کی رپورٹوں میں ان مسائل پر محض سرسری سا دھیان دیا، اور LBOD سسٹم کو پہنچنے والے نقصان اور اس کے اثرات سے نمٹنے میں سست روی سے کام لیا، کسی حدتک اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ وہ مناسب مہارت تفویض کرنے میں ناکام رہا تھا۔

9- پینل نے معلوم کیا کہ بینک نے NDP کی تیاری اور عملدرآمد کے دوران اپنی بہت سی پالیسیوں اور طریقہ ہائے کار کی تعمیل نہیں کی، جن میں ماحولیاتی جائزہ (OD 4.01)، قدرتی رہائش گاہیں (OP/BP 4.04)، مقامی لوگ (OD 4.20)، غیر رضا کارانہ نوآبادکاری (OD 4.30)، اور منصوبوں کی نگرانی (OD/OP/BP 13.05) شامل ہیں۔

انتظامیہ کا جواب (Response)

10- **انتظامیہ کے جواب کا خلاصہ**۔ انتظامیہ کی نظر میں بینک NDP پر عملدرآمد کے دوران اپنی پالیسیوں اور طریقہ ہائے کار کے اطلاق میں مستعد رہا ہے۔ بینک نے قرضہ لینے والے کو اُسے درپیش دو مختلف مسائل، جن کی اپنی اپنی مخصوص اندرونی پیچیدگیاں ہیں، سے نمٹنے میں مدد فراہم کرنیکے لئے پوری جدوجہد کی، وہ مسائل تھے: LBOD کی وجہ سے جنوبی سندھ میں ایک آؤٹ فال سسٹم سے متعلقہ تکنیکی چیلنج، اور قومی اصلاحات کے سلسلے کے چیلنج جو کہ NDP نے قبول کرر کھے تھے۔ انتظامیہ نے درخواست گزاروں کے مسائل سے نمٹنے کے حوالہ سے کاروائیاں کی ہیں۔ جیسے، ان مسائل کو حکومتِ سندھ (GOS) سے ہونے والے مذاکرات میں شامل کرنا، ایک جامع ایکشن پلان تیار کرنا اور ایسی مناسب حکمتِ عملیاں اور طریقہ ہائے کار وضع کرنا جن کے ذریعے ایکشن پلان پر بروقت عملدرآمد کیا جا سکے۔ پاکستان میں اس شعبے میں اور LBOD اور NDP منصوبوں سے متعلق بینک کے طویل تجربہ سے حاصل شدہ اسباق، اور موجودہ ملکی معاونت کی حکمت عملی (CAS) میں دی گئی ہدایتوں کو ایکشن پلان میں شامل کرلیا گیا ہے۔

11- **اس رپورٹ کا متن**۔ انتظامیہ کا جواب اور انسپیکشن پینل کی حاصل کردہ معلومات سے متعلق انتظامیہ کے مجوزہ اقدامات ضمیمہ ا میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ انتظامیہ کے جواب میں ایک ایکشن پلان (سیکشن VII) شامل ہے جس پر حکومتِ پاکستان (GOP) اور حکومت سندھ (GOS) کے ساتھ گفتگو کی جا چکی ہے اور اتفاق بھی ہو چکا ہے۔ حاصل شدہ اسباق سیکشن VI میں بیان کیے گئے ہیں، اور خطرات و خدشات سیکشن VIII میں۔ انتظامیہ کے جواب میں موجود کئی اہم نکات، جن پر سیکشن V میں بحث کی گئی ہے، کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

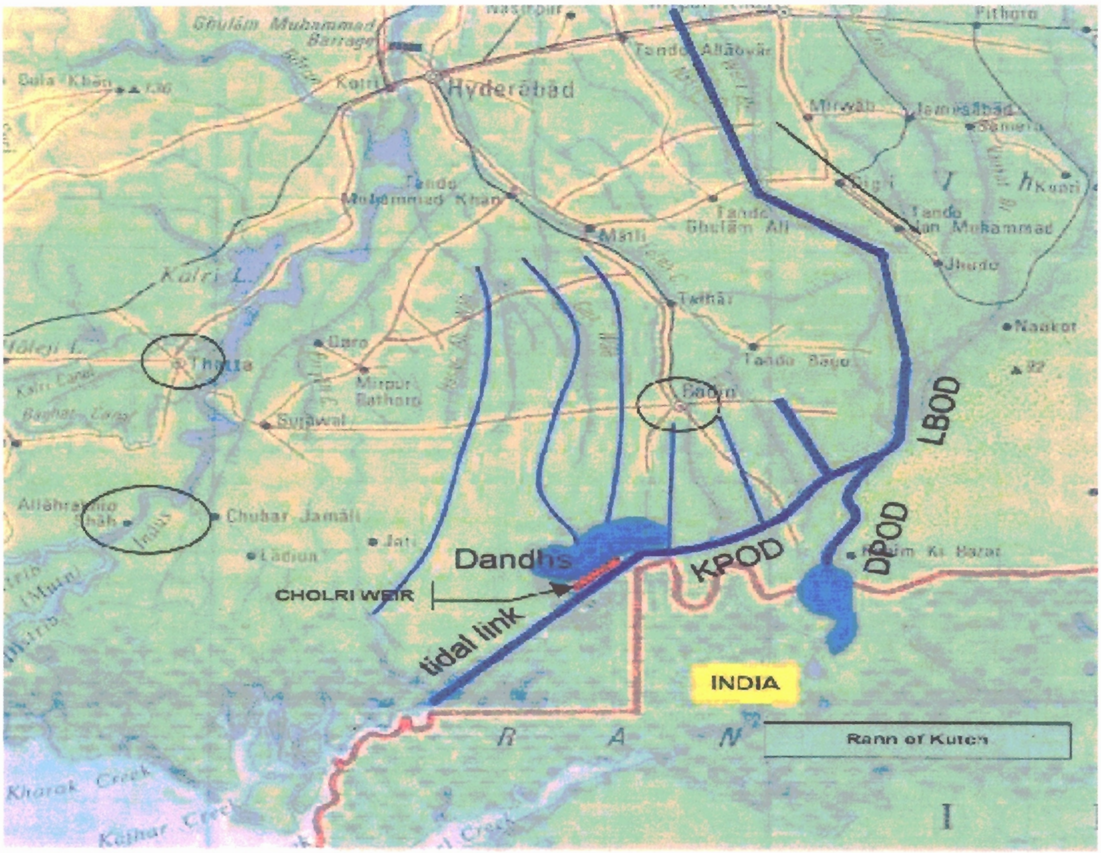

شکل 1- جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کا بایاں کنارہ
(مآخذ:POE ڈرینج ماسٹر پلان)

12- جنوبی سندھ۔ تصویر 1 میں جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کا بایاں کنارہ دکھایا گیا ہے۔ دو اضلاع، مغرب میں ٹھٹھہ اور مشرق میں بدین، اس طویل میدانی علاقہ کا احاطہ کرتے ہیں جو بغیر کسی جوڑ کے ساحلی علاقہ کی نمک کی تہہ سے ڈھکی گیلی مٹی والے علاقے میں مدغم ہو جاتا ہے۔ LBOD کا نظام شمالی یا وسطی سندھ ضلع بدین کے مشرقی سرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اور بدین کے علاقے کے لیے تعمیر کی گئی نکاسی کی چھوٹی نالیوں کو جمع کرتے ہوئے ساحلی علاقے اور ڈھانڈوں (اس مقام پر بھارت سے بے حد نزدیک) تک جا پہنچتا ہے۔ وہاں سے یہ نکاسی کی نہر ایک ٹائیڈل لنک (TL) کے ذریعے سمندر سے مل جاتی ہے۔ جہاں TL، ڈھانڈوں (کم پانی کی جھیلیں اور دلدلی علاقے) میں سے گزرتی ہے، وہاں اس قیمتی دلدلی علاقے اور فشری (مچھلی گاہ) کے تحفظ کے لیے 1800 فٹ لمبا چولری بند تعمیر کیا گیا تھا۔

تصویر 2- سندھ میں نمک سے ڈھکی ہوئی زرعی زمین

13- **LBOD کی ضرورت کیوں ؟۔۔۔ سندھ کی ترقی کے سلسلے میں توجہ طلب امور اور مشکلات۔** 1980 کے عشرے کے اوائل میں جب LBOD منصوبہ کے ڈیزائن کے بارے میں اہم ترجیحات کا انتخاب کیا جا رہا تھا، تب سندھ کے عہدیداران کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ بڑھتی ہوئی رفتار سے زمینوں کے خالی ہونے اور سیم وتھور (تصویر 2) کی وجہ سے زراعت کی زبوں حالی کو روکنے کے لیے، جس کا یہ صوبہ کئی سالوں سے شکار رہا ہے، خاص طور پر اعلیٰ پیداواری صلاحیت کے علاقے، جیسے نارا کینال کا سیرابی علاقہ (نقشہ 34984)، اقدامات اٹھانا ایک ناگزیر امر ہے۔ سندھ کی پائیدار دیہی اقتصادی ترقی اور غربت کے خاتمہ سے وابستہ امیدیں بڑی حد تک اس کے زرعی نظام کی بہتری اور کسانوں کی بڑھتی ہوئی آمدنی پر منحصر ہیں۔

14- دو قسم کے دباؤ کی وجہ سے سندھ کے پاس ممکنہ مواقع محدود تھے: پہلا یہ کہ، پھیلے ہوئے زیر زمین پانی اور زمین کی اپنی نمکینیت ڈریج واٹر کا موجب بنیں گے۔ جو نہ تو آبپاشی کی نہروں میں ڈالا جا سکے گا اور نہ ہی دریا کو لوٹایا جا سکے گا[1]؛ دوسرا یہ کہ، نمکین ڈریج بیس فلوز[2] (base flows) کو کچھ کے علاقے (Rann of Kutch) میں بہا دینے سے بھارت کے ساتھ دریائی پانی کے مالکانہ حقوق کے مسائل کھڑے ہو سکتے تھے (شکل 1)۔ ایک بڑی کلیکٹر ڈرین کے بنانے کا انتخاب مہنگا سودا تھا، اور ساحلی علاقے کے سخت اور تیزی سے بدلتے ہوئے ماحول میں خطرے سے خالی نہ تھا، ایسا کرنا سیلاب کے سارے خطرات کو بھی ختم نہیں کرتا تھا، اور ایسی ڈرین کو رُوبہ عمل کرنے اور اس کی دیکھ بھال پر بھاری اخراجات آسکتے تھے۔ اس کے باوجود، غور وخوض کے بعد بہت سارے امکانات میں سے مرکزی کلیکٹر ڈرین کے حل کو ہی منتخب کیا گیا کیونکہ ان اہم دباؤں کو دیکھتے ہوئے یہی سب سے مناسب حل تھا، جو زرعی پیداوار اور ترقی پر اثر انداز ہونے والے شدید قسم کے سیم وتھور سے نجات دلاتا تھا، اور دوسرے متبادل راستوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اخراجات کے لحاظ سے مناسب ترین متبادل نظر آتا تھا (ضمیمہ 1، آئٹم 3)۔

15- **NDP کی تخلیق۔** 1990 کے عشرے کے اوائل میں جب LBOD تکمیل کے قریب تھا، نئے تصورات اُبھر کر سامنے آئے جن میں نکاسی آب کے مسائل کے خالصتاً انفراسٹرکچر پر مبنی حل کے مقابلے میں پانی کے انتظام پر زیادہ زور دیا گیا، اور جن سے پاکستان کی آبپاشی اور نکاسی آب کی حکمتِ عملی میں واضح تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ان نئے تصورات کی جڑیں ان سفارشات میں تھیں جو کہ بینک کے مالی تعاون سے تیار کردہ اور پاکستان سے متعلقہ پانی کے شعبے میں سرمایہ کاری کی منصوبہ بندی سے متعلق مطالعے (1991)، پاکستان کے آٹھویں پنج سالہ منصوبے (1993 تا 1998)، اور آبپاشی اور نکاسی آب کے شعبوں پر بینک کے تحقیقاتی پرچے، پاکستان کی آبپاشی اور پانی کی نکاسی: مسائل اور انکو حل کرنیکے ممکنہ طریقے (مارچ 1994)، کی پیش کردہ تھیں۔ NDP منصوبہ، نظم ونسق اور پالیسی میں ان تبدیلیوں پر عملدر آمد کے لیے بنایا گیا تھا۔ جو اس نئی سوچ کا نچوڑ تھیں۔

16- **NDP اور LBOD کے مابین تعلق۔** NDP ایک ایسا قومی پروگرام تھا جو سندھ طاس کے تمام تر نظام آبپاشی کا احاطہ کرتا تھا اور جس کی توجہ، انفراسٹرکچر کی تعمیر کرنے والے LBOD منصوبہ کے برخلاف، بنیادی طور پر نظم ونسق، پالیسی اور ادارتی اصلاحات اور استعداد کاری پر مرکوز تھی (ضمیمہ 2)۔ NDP کو ایک صدی پرانے آبپاشی کے نظم ونسق میں تبدیلی کا آغاز کرنے کے لیے تشکیل دیا گیا تھا تاکہ پاکستان کو وہ استعداد اور ادارتی ڈھانچہ تخلیق کرنے میں مدد دی جائے جن کی پانی سے متعلق نہایت اہم اور حکمتِ عملی کو درپیش ملکی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ضرورت تھی۔ NDP کا انوسٹمنٹ پلان دیکھ بھال میں التواء کی وجہ سے نامکمل رہ جانے والے کام کو بھی مخاطب کرتا تھا جو کہ موجود آبپاشی اور نکاسی آب کے نظام کو خراب کر رہا تھا۔

---

[1] جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے پر واقع میدان کی ڈھلوان جنوب مغرب کی طرف ہے، جو کہ دریا سے دور کی سمت ہے۔

[2] بیس فلوز اس پانی پر مشتمل ہیں جو زمین سے کھینچا جاتا ہے، اور جس میں آلودگی پیدا کرنے والے دیگر عناصر بھی پائے جا سکتے ہیں۔ نکاسی آب کی نہریں/نالیاں، زیادہ بارش کا اور بارش کی وجہ سے زمین کی سطح کا پانی لیکر چلتی ہیں، جو عام طور پر نمکین نہیں ہوتا۔ البتہ آلودہ ہو سکتا ہے۔

17- **LBOD میں NDP کی سرمایہ کاری۔** گو کہ NDP نے تبدیلی کے اس عمل کا آغاز کیا، مگر اس کے مقاصد کے حصول کا انحصار LBOD کی فعالیت پر نہیں تھا، جو کہ سندھ طاس میں 35.7 ملین ایکڑ کی آبپاشی والی زمین کے تقریباً 3.5 فیصد حصہ کی نکاسی کرتی ہے۔ پہلے سے جاری کچھ معاہدے جو کہ LBOD پر عملدرآمد کے دوران مکمل نہیں ہو سکے تھے (LBOD کے کُل اخراجات کا تقریباً 3.3 فیصد)، ان کو NDP نے فنڈ فراہم کیے[3]۔ مگر ان کاموں نے LBOD کی استعداد یا اس کے احاطۂ عمل والے علاقے کو تبدیل یا وسیع نہیں کیا۔ جس وقت NDP کو 1997 میں بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا (ضمیمہ 9)، LBOD کے نکاسی آب کے فوائد اور تباہ شدہ زرعی زمین کی پیداواری صلاحیت کی بحالی کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جا چکا تھا اور آؤٹ فال سسٹم اپنے منصوبے کے ڈیزائن کے مطابق کام کر رہا تھا۔

18- **پاکستان کے نکاسی آب کے شعبے کی حکمتِ عملی کی فکرِ نو میں NDP کی سرمایہ کاری۔** NDP نے نئے ڈرینج انفراسٹرکچر میں دو وجہ سے سرمایہ کاری نہیں کی: پہلی، سندھ کے عہدیداران LBOD کو پھیلانا یا بڑھانا نہیں چاہتے تھے؛ اور دوسری یہ کہ اس معاملے میں عدم اتفاق پایا جاتا تھا کہ نکاسی آب کے نظام کی حالت سدھارنے کیلئے بہترین انتخابات کیا ہیں اور نکاسی آب کی کتنی استعداد حقیقتاً ضروری ہے، کے لیے بہترین ترجیحات کیا ہو سکتی ہیں۔ اس وجہ سے، NDP نے ایک نیشنل سرفیس ڈرینج سسٹم (NSDS) کے قابلِ عمل ہونے کا قبل از وقت اندازہ لگانے کے لیے کیے جانے والے مطالعے (پری۔فزیبلٹی اسٹڈی)، اور ایک نیشنل ڈرینج ماسٹر پلان (DMP، 2002 تا 2005) کی تیاری کی حمایت کی جس کے نتیجے میں، دوسری چیزوں کے علاوہ، نکاسی آب کے انتظام کے لیے ایک نئی سوچ اور حکمتِ عملی اور LBOD کو پھیلانے اور توسیع دینے کے امکان کی تردید (ضمیمہ 7) کو راہ ملی۔

19- **NDP کی نگرانی بحوالہ LBOD۔** NDP منصوبہ کی ٹیم نگرانی سے متعلق اپنے فرائض کی ادائیگی میں مستعد پائی گئی۔ اس منصوبہ کی مالی اعانت اور نگرانی مشترکہ طور پر، انٹرنیشنل ڈوولپمنٹ ایسوسی ایشن (IDA)، ایشین ڈوولپمنٹ بینک (ADB)، اور جاپان بینک برائے انٹرنیشنل کوآپریشن (JBIC) نے کی۔ اس نگرانی میں NDP پر عملدرآمد کے مختلف اور کلیدی پہلوؤں پر کام کی رفتار کا جائزہ لینا، وسائل کی فراہمی اور اخراجات کی ادائیگی، اور NDP پر عملدرآمد اور اسکی پائیداری کی راہ میں خطرات، شامل تھے (ضمیمہ 10)۔

20- LBOD کی مالی اعانت اور نگرانی ایک پیچیدہ اور بوجھل کام تھا۔ آٹھ مالیاتی اداروں[4] میں سے ہر ایک نے منصوبہ کے مختلف اجزاء کی مالی اعانت اور نگرانی بعض اوقات مختلف حصہ داروں کے ساتھ مل کر کی[5]۔ ذمہ داریوں کی تقسیم اور مشترکہ نگرانی کے انتظامات کی تفصیلات، جن کے مطابق درپیش مسائل کے بروقت حل یا منصوبہ کے تمام عناصر کی بروقت تکمیل کو یقینی بنایا جا سکتا، واضح نہیں تھیں۔

21- بینک کے رسمی طریقۂ کار کے مطابق، LBOD کی باقاعدہ نگرانی 1997 میں اس منصوبہ کے بند ہو جانے کے بعد جاری نہیں رہی۔ تاہم، پانی کے شعبے میں بینک کی سندھ اور GOP کے ساتھ شراکت کی جامع نوعیت، اور جس وسیع سطح پر NDP نے آبپاشی اور ڈرینج سیکٹر کا احاطہ کیا ہوا تھا اس کو دیکھتے ہوئے، بینک

---

[3] NDP نے جاری معاہدوں کی تکمیل کیلئے فنڈ فراہم کئے جو LBOD کے آخری عناصر کیلئے تھے (جو کہ آئوٹ فال سسٹم کا حصہ نہ تھے) جن میں نارا کینال کے آبپاشی کے نیٹ ورک کے کچھ حصوں کی ری ماڈلنگ کی تکمیل، آخری نکاسی آب والے ٹیوب ویلوں کی تکمیل، اور کارکردگی پر مبنی نکاسی آب O&M معاہدوں پر عمل درآمد شامل تھے۔ ان کاموں نے، جن کیلئے NDP کی مالی امداد جزوی طور پر حاصل تھی، LBOD کی استعداد یا احاطۂ عمل والے علاقہ کو تبدیل یا وسیع نہیں کیا۔

[4] اس منصوبے کی مالی اعانت ADB, IDA کینیڈین انٹرنیشنل ڈوولپمنٹ ایجنسی (CIDA)، یوکے کی اوور سیز ڈوولپمنٹ ایڈمنسٹریشن (ODA)، سعودی فنڈ برائے ڈوولپمنٹ (SFD)، سوئس ایجنسی برائے ڈوولپمنٹ اور کوآپریشن (SDC)، آرگنائزیشن برائے پیٹرولیم ایکسپورٹنگ کنٹریز فنڈ برائے ڈوولپمنٹ (OPEC Fund)، اور اسلامک ڈوولپمنٹ بینک (IsDB) نے کی۔

[5] IDA نے آبپاشی اور نہروں کی تشکیلِ نو، بجلی کی فراہمی (ٹیوب ویلز کو)، اور مشاورت میں مالی اعانت کی۔

کی نگرانی ٹیموں نے، ظاہر ہے عام حالات کے مطابق اپنے آپ کو LBOD کے کچھ پہلوؤں سے آگاہ کئے رکھا۔ نتیجتاً، گو کہ LBOD کی ویسی نگرانی تو نہیں کی گئی جیسا کہ ہونی چاہیے تھی، مگر بینک کی نگران ٹیمیں ان مسائل کو حکومت کے ساتھ ہونے والی گفتگو میں شامل کرتی رہیں جیسا کہ ذیل میں پیراگراف نمبر 26 میں مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ اسطرح NDP منصوبہ پر عملدرآمد کے دوران، نگرانی ٹیم نے پانی کے شعبے کے مسائل، جیسے جیسے وہ سامنے آئے، کی جانب ایک عملی طریقہ کار اپنائے رکھا۔ اس طریقہ کار میں ایسی کاروائیوں کی ایک محدود تعداد کی نگرانی بھی شامل تھی، جو کہ LBOD کے بند ہونے کے وقت جاری تھیں۔

22- **NDP کی ماحولیاتی جماعت بندی۔** انتظامیہ نے اس بات سے اتفاق کیا کہ منصوبہ کو 'A' کیٹگری میں ڈالنے اور 95-1994 کے دوران ایک مکمل ماحولیاتی جائزہ تیار کرنے سے ایک ایسا اضافی ڈھانچہ فراہم ہو سکتا تھا جس کے اندر رہتے ہوئے نکاسی آب کے سسٹم کی ترقی کے جاری رہنے سے پڑنے والے ممکنہ مجموعی ماحولیاتی اثرات کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

23- **NDP کی جانب سے ماحولیاتی قدروں کا تحفظ اور سماجی اثرات میں کمی۔** التواء کی شکار مینٹیننس میں NDP کی سرمایہ کاریوں کو ایک ماحولیاتی اور سماجی دائرہ کار سے متعلق تفتیشی جائزہ سے گزارا گیا۔ جو قدرتی رہائش گاہوں اور غیر رضا کارانہ نو آباد کاری کی اس وقت کی بینک پالیسیوں کے مطابق تھا، اور ماحولیاتی جائزے کی موجودہ بینک پالیسی اور متعلقہ وفاقی اور صوبائی ریگولیشنز کی عکاسی کرتا تھا۔ ایسے ذیلی منصوبے جن میں زمین کا حصول شامل تھا اور جو کہ رہنما اصولوں کے مطابق نہیں تھے یا جو ناقابل تسلیم ماحولیاتی اثرات رکھتے تھے خاص طور پر دلدلی علاقوں میں، کو ممکنہ سرمایہ کاری کے پورٹ فولیو سے نکال دیا گیا تھا۔

24- **اُبھرتے مسائل کے بارے میں بینک کا ردِّ عمل :** 1998 اور 1999 میں مون سون کا گھمبیر طوفان LBOD کے آؤٹ فال سسٹم سے ٹکرایا، جس سے TL کینال اور چولری بند (شکل 1) کو شدید نقصان پہنچا، اور 2003 میں ایک سائکلون اور ریکارڈ کے مطابق سب سے بڑے طوفانِ بادوباراں نے جنوبی سندھ اور بدین کو گھیر لیا جس کی وجہ سے ایک وسیع علاقہ سیلاب کی زد میں آ گیا۔ TL تو بدستور کام کرتا رہا مگر چولری بند تباہ ہو گیا۔ ان واقعات نے LBOD کے کارگر ہونے اور اسکی وجہ سے ممکنہ اثرات کے بارے میں طویل عرصے سے موجود تنازعے کو پھر سے ہوا دی، اور 2004 میں ہونے والی درخواست برائے تفتیش کو راہ دی۔

25- بینک نے اُبھرنے والے مسائل پر تیزی کے ساتھ توجہ دی ہے، جن میں درخواست کنندگان کی جانب سے اُٹھائے گئے مسائل بھی شامل ہیں۔ بدین کے غریب لوگوں کی مشکلات فطری طور پر سب سے زیادہ توجہ کی حامل ہیں؛ 2005ء میں بینک کی طرف سے کئے گئے ایک سماجی و اقتصادی مطالعہ کے بعد (ضمیمہ 3)، ایک 18 ملین امریکی ڈالر کا پروگرام متعارف کرایا گیا ہے، جس پر پاکستان پاورٹی ایلیویئشن فنڈ (PPAF) بینک کے تعاون سے عملدرآمد کرے گا، اور جسکی وجہ سے علاقے میں روزگار کو استحکام ملے گا۔

26- تاہم اس سے بہت پہلے ہی بینک اُن میں سے بہت سے مسائل، جن کی نشاندہی بعد میں درخواست کنندگان اور پینل نے کی، کو سندھ کے عہدیداروں اور GOP کے ساتھ ہونے والے سیکٹر سے متعلق مذاکرات میں مسلسل اُٹھاتا رہا ہے۔ 1996 میں بینک نے LBOD کی وجہ سے پڑنے والے ممکنہ اثرات سے متعلق مقامی لوگوں میں جاری بحث کو محسوس کیا اور GOP اور GOS سے درخواست کی کہ وہ منصوبہ سے متعلق لوگوں سے ملاقات کریں اور اگر کوئی غیر حل شدہ مسئلے ہیں۔ تو ان کو حل کریں۔ پانی اور بجلی کے وفاقی اور صوبائی وزراء نے اس سلسلے میں مشاورتیں کیں، اور واٹر اینڈ پاور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (WAPDA) کی جانب سے ان مسائل کو حل کرنے کے لیے اقدامات بھی اُٹھائے گئے۔ 1998 میں بینک نے حکومت کو چولری بند کو ہونے والے نقصانات سے ضروری طور پر نمٹنے کے لیے کہا، جس کا جواب WAPDA نے مثبت انداز میں دیا، مگر ان نقصانات کو کم کرنے کے لیے ابتدائی طور پر کئے گئے اقدامات 1999 کے شدید طوفانی مون سون کی نذر ہو گئے۔

27-   2001 میں بینک کے ایک پینل آف ایکسپرٹس (POE) نے GOS/GOP کی اعلیٰ سطحی تکنیکی کمیٹی کے ساتھ مل کر 1999 کے طوفان کی وجہ سے TL اور کولری بند کو ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیا۔ کمیٹی اور بینک POE، دونوں نے سفارش کی کہ فوری اقدامات نہ کیے جائیں؛ مانیٹرنگ پروگرام کے دائرۂ کار میں توسیع اور اس کی مدت کو بڑھانے کی اُن کی تجاویز پر GOS اور GOP کی جانب سے عملدرآمد کیا گیا۔ 2001 میں NDP کے درمیانی مدت کے جائزہ (MTR) کے دوران بینک اور GOP اس بات پر متفق ہوئے کہ DMP تیار کیا جائے گا، اسکی تیاری 2002 میں شروع ہوئی اور اس کو 2005 میں مکمل کرلیا گیا۔

28-   2003 کے طوفان اور GOS کے سیلاب کے نتیجے میں ہونے والی بحالی اور امدادی کاروائیوں کی تکمیل کے بعد، بینک نے GOS کی درخواست پر ایک POE مشن روانہ کیا تاکہ مسائل کی نوعیت کو جانچا جائے (ضمیمہ 4) اور نقصانات کے لیے لگائے گئے اندازوں کے نتائج اور ان کو دور کرنے کے اقدامات کی تجاویز کا جائزہ لیا جاسکے۔ POE رپورٹ کے نتیجے میں مجوزہ سندھ واٹر سیکٹر امپرووِمنٹ پروجیکٹ (WSIP) میں پلاننگ اسٹڈیز کو شامل کیا گیا تاکہ بہترین ترجیحات کا تعین کیا جاسکے۔

29-   درمیان کے سالوں کے دوران، درخواست کنندگان اور پینل کی جانب سے اُٹھائے گئے مسائل حکومت سندھ اور متعدد بینک مشنوں کے مابین مذاکرات کا مستقل حصہ بنے رہے۔ بینک نے کئی مواقع پر NDP کے کریڈٹ اور ڈراوٹ ایمرجنسی ریکوری اسسٹنس (DERA) منصوبہ کے کریڈٹ کے استعمال کی پیش کش بھی کی تاکہ حکومتِ سندھ اور WAPDA کے لیے علاقے میں ہونے والی ایمرجنسی سے نمٹنے اور LBOD کے آؤٹ فال سسٹم اور ڈھانڈوں میں درستگی سے متعلق اور حفاظتی اقدامات اُٹھانے کو ممکن بنایا جاسکے۔

30-   **ساحلی ڈھانڈوں پر پڑنے والے ماحولیاتی اور سماجی اثرات۔** تفتیشی پینل نے معلوم کیا کہ LBOD نے ماحولیاتی اعتبار سے اہم ساحلی ڈھانڈوں پر پڑنے والے اثرات کی جانب بہت کم توجہ دی۔ LBOD کے تحت آؤٹ فال سسٹم (شکل نمبر 1) کے ڈیزائن میں ڈھانڈوں اور اس کے اردگرد کے ماحولیاتی نظاموں اور مچھیروں کے روزگار کو نقصان سے بچانے کے لیے ٹھوس اقدامات کو شامل کیا گیا (نقشہ 34988)۔ 1989 کی LBOD انوائرنمنٹ امپیکٹ اسسمنٹ (EIA) نے کئی ممکنہ نقصان دہ طبعی اثرات کی نشاندہی کی جو کہ TL[6] کی وجہ سے ڈھانڈوں کے ماحولیاتی نظام اور قدرتی رہائش گاہوں پر پڑ سکتے تھے۔ TL کے طبعی اور اعداد و شمار پر مبنی نمونہ جاتی مطالعوں (ماڈل اسٹڈیز) کو استعمال کیا گیا تاکہ اس بات کا تعین کیا جاسکے کہ ان اثرات کو کس طرح کم کیا جائے اور ڈھانڈوں کو کیسے بچایا جائے۔ جو حل اختیار کیے گئے ان میں کئی اقدامات شامل تھے، مثلاً شمالی TL کینال کے پشتہ میں 1800 فٹ لمبا بند، جہاں یہ چولری ڈھانڈ میں سے گزرتا ہے (شکل نمبر 1)۔ کہا جاتا ہے، کہ ان اقدامات کے مطابق بنے ڈھانچے 1998 تک منصوبہ کے ڈیزائن کے مطابق کام کرتے رہے۔

31-   اس بند کو 1998 کے مون سون میں شدید نقصان پہنچا (تصویر 3)۔ WAPDA کی نقصان شدہ بند کو علیحدہ کرنے اور مرمت کی کوششوں کے باوجود، 1999 کے اوائل میں آنے والے مون سونی طوفان نے اس بند کو تباہ کردیا[7]، اور چولری ڈھانڈ براہِ راست TL کینال سے جڑ گیا۔ جہاں عام حالات میں TL بدستور ایک مؤثر ڈرین کے طور پر کام کررہا ہے، تاکہ نکاسی کے نمکین پانی کو سمندر میں ڈال سکے، وہاں چولری بند کی تباہی تبدیلیوں اور مضر اثرات کا باعث بن گئی۔ تازہ ترین اعداد و شمار کی کمی کی وجہ سے ڈھانڈوں کے ماحولیاتی نظام پر پڑنے والے اثرات کی شدت اور ان کی درستگی، نمکیت کی نوعیت اور مچھلیوں کی پیداوار اور

---

[6] ٹائیڈل لنک، کم گہری جھیلوں اور دلدلوں، جنکو ڈھانڈ کہا جاتا ہے، کے جھرمٹ میں سے گذرتی تھی جسکی ہیئت اور وسعت موسم کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی تھی۔ ان ڈھانڈوں کو ماہی گیری اور نقل مکانی کرنے والے آبی پرندوں کے حوالہ سے ایک اہم ماحولیاتی وسیلہ کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

[7] اس شدید نقصان کا سبب اب بھی پاکستان میں شدید تکنیکی مباحثہ کا موضوع ہے، مگر ایسا نظر آتا ہے کہ موجوں کے عمل، ٹائیڈل لِنک کینال میں بہاؤ کی رفتار امید سے زیادہ ہونے، بند کی بنیاد کے گِرد رگڑ، ڈھانڈوں سے آنے والے بہاؤ کی وجہ سے بند کے ایپرن کے بتدریج خراب ہونے نے... یا ان سب عوامل نے مل کر... اس تباہی کو راہ دی، قبل اس کے کہ بحالی کے کوئی اہم اور بڑے اقدامات کئے جاتے۔

تصویر3-چولری بند، 1998 میں۔۔۔تصویر میں چولری بند کے ٹوٹے ہوئے حصے میں سے ڈھانڈ (دائیں جانب) سے
TL کینال (بائیں جانب) کی طرف بہنے والے پانی کو گزرتے دکھایا گیا ہے۔

مچھیروں کے روزگار میں آنے والی تبدیلیاں ہنوز غیر واضح ہیں (قلیل المدت اقدامات، حصہ VII دیکھیں)۔ مچھیروں کے بیان کے مطابق ڈھانڈوں کے کچھ علاقوں میں مچھلیوں کی مقدار میں کمی آئی ہے، مگر یہ بھی درست ہے کہ TL کینال میں وہ اب پہلے سے کہیں زیادہ تعداد میں مچھلیاں پکڑ رہے ہیں۔

32- **بدین کے علاقے میں سیلاب۔** 2003 کے مون سون کے طوفان کی وجہ سے ہونے والی بارشیں، بدین میں پچھلے ۶۷ سال کے عرصے میں ریکارڈ کی گئی ماہوار بارشوں میں سب سے زیادہ شدید تھیں۔ جنوبی سندھ کے ایک بڑے علاقے، جو LBOD سے متاثرہ علاقے سے کہیں دور تھا، کے طول وعرض میں آنے والے سیلاب کی وجہ سے ہونے والا جانی، مالی اور ماحولیاتی نقصان ایک ایسا المیہ تھا جس کے اس علاقے میں رہنے والی غریب آبادیوں پر بہت گہرے اثرات مرتب ہوئے (ضمیمہ 8)۔ بدین کے طبعی لحاظ سے ناموافق حالات (تصویر4)، مثلاً اس کی ہموار قطعۂ زمین، قدرتی نکاس کی محدود صلاحیت اور قدرتی طور پر سیلاب کی طرف مائل ہونا، کی وجہ سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس سے وسیع پیمانے پر سیلاب اور تباہ کاریاں واقع ہوں گی جیسا کہ ماضی میں بڑے طوفانوں کی صورت میں ہوتا رہا ہے۔ اس پر مستزاد، مرکزی اور اندرونی نکاسی آب کی نالیوں اور نہروں کو کسانوں نے 344 سے زیادہ جگہوں سے توڑا اور دڑاڑیں ڈالیں تاکہ اپنے کھیتوں کو سیلاب سے بچاسکیں، جس نے ڈرینج کے نظام پر اضافی بوجھ ڈال دیا اور بہاؤ کے رُخ پر جاری سیلاب کی شدت میں اور بھی اضافہ کیا۔ اس لیے، ہر چند کہ LBOD سے بھی 12 جگہوں سے پانی اُچھل باہر آرہا تھا، پھر بھی طوفان سے ہونے والے تمام تر نقصانات جو بدین کے طول وعرض میں وقوع پذیر ہوئے، کو براہِ راست LBOD سے منسوب کردینا ممکن نہیں۔

تصویر4-ڈھانڈوں اور بدین کے قرب وجوار کا منظر اور گیلی مٹی

سیکھے گئے اسباق

33- ایکشن پلان کی بنیاد، بینک کی پاکستان کے پانی کے شعبے میں شمولیت کی ایک طویل تاریخ، اورخاص طور پر LBOD کی ڈویلپمنٹ، DMP کی تیاری اور متعلقہ اسٹیک ہولڈرز سے مشاورتوں، LBOD کے 2005 کے POE کے جائزے، NDP پر عملدرآمد، اور جنوبی سندھ کے بدین اور ٹھٹھہ کے اضلاع کے ساحلی علاقوں کے سماجی واقتصادی اور روزگار سے متعلق مطالعے میں تجویز کی گئی ہدایات سے حاصل کیے گئے اسباق پر ہے۔ ان اسباق کا خاکہ اس رپورٹ کے حصہ VI میں دیا گیا ہے۔

34- ان بہت سے اسباق میں سب سے اہم اس بات کا احساس ہے کہ وہ ادارے جو بالآخر انفراسٹرکچر چلانے اور دیکھ بھال کے ذمہ دار ہوں گے، منصوبہ بندی اور ڈیزائن کی تیاری بھی وہی کریں گے...اور اس منصوبہ سے متعلق تمام مقامی لوگوں کی آواز، حتّٰی کہ انتہائی غریب کسانوں کی رائے بھی شامل ہوگی۔ یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ زرعی ڈرینج پر ایک محدود توجہ کے بجائے، جو وسیع تر منظر کو چھپا لینے کا باعث بن سکتی ہے، سیلاب کی جامع مینجمنٹ اور ماحولیاتی تحفظ کا ایک وسیع نقطۂ نظر اپنایا جائے۔ ہر جگہ پھیلی غربت بھی خصوصی توجہ کی متقاضی ہے، اور وہ پرعزم پالیسی اور اصلاحی ایجنڈے جو NDP کے تحت شروع کیے گئے، انفراسٹرکچر فوکس کے ساتھ کوئی میل جول نہیں رکھتے۔

35- TL اور چولری بند نے 1999 کے شدید طوفان[8] کے دوران وہ کارکردگی نہ دکھائی جو ڈیزائن سے متوقع تھی۔ یہ بات کہ کیا یہ نقشے کی خرابی تھی، ابھی بھی پاکستان میں شدید تکنیکی بحث کا ایک موضوع ہے اور یہ بھی کہ آیا ناکامی کا صحیح سبب کیا تھا۔ طویل المدت اصلاحی اقدامات کو ڈیزائن کرنے کیلئے، مزید ٹھوس معلوماتی مواد اور چینل پروسیسز اور حالات کے بارے میں گہری سمجھ کا ہونا ضروری ہے، اسی لئے GOS اور GOP نے نگرانی اور تحقیق میں تیزی کے عنصر کو شامل کر دیا ہے۔ بہرحال، اگر بینک اسی قسم کے منصوبہ کے ساتھ آج منسلک ہوتا تو اعلیٰ معیار کے یقین، بیرونی ماہرانہ تجزیہ، اور خطرات میں کمی کے بہتر طریقوں[9] پر کہیں زیادہ گہری توجہ دیتا، خاص طور پر ان منصوبوں کے لیے جو شدید خطرات کے حامل ماحول میں واقع ہوں۔ یہ ممکن ہے کہ اس قسم کا گہرا ماہرانہ جائزہ ایک مضبوط اور زیادہ محفوظ ڈیزائن پر منتج ہوتا۔

۳۶۔ سیلابوں کے دوران بہاؤ کے مخالف رُخ پر بسنے والے کسانوں کو نکاسی آب کی نالیوں اور نہروں میں شگاف ڈالنے سے روکنے میں، جو وہ اپنے کھیتوں میں سے زیادہ سے زیادہ پانی کو باہر نکالنے کے لیے کرتے تھے، آبپاشی کے محکمہ کی نااہلی کا قبل از وقت اندازہ لگایا جاسکتا تھا یا اس مسئلہ سے زیادہ فعال طریقے سے نمٹا جاسکتا تھا۔ یہ، اور ایک طویل عرصے سے اس اسکیم سے پیدا ہونے والے ممکنہ اثرات پر GOS, GOP اور مقامی منصوبہ سے متعلق لوگوں کے درمیان پایا جانے والا تنازعہ، منصوبہ بندی اور ڈیزائن کے سب سے ابتدائی مرحلے میں ہی ایک منظّم مشاورتی طریقِ عمل اور باہمی روابط سے متعلق مؤثر حکمتِ عملیوں کے استعمال کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ ان اہم اسباق کو علاقے کے مجموعی ورک پروگرام اور ایکشن پلان میں شامل کیا جاچکا ہے۔

---

[8] گو کہ انتہائی صورتِ حال کے پیش آنے کے امکانات کتنے ہی کم کیوں نہ ہوں (جیسے شدید مدوجذر، ہوا یا بارش) تعمیراتی کاموں کی تکمیل کے بعد کسی بھی وقت یا کسی بھی سال میں پیش آسکتے ہیں۔

[9] کسی بھی انفراسٹرکچر کے ڈیزائن میں اخراجات، فوائد اور خطرات کے مابین توازن کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے، اور مختلف متبادلات عام طور پر ان عناصر کی مختلف نسبتوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ کوئی بھی واٹر انفراسٹرکچر مکمل طور پر خطرات سے خالی نہیں ہوسکتا... چیلنج یہ ہے کہ ان خطرات سے اس طرح نمٹا جائے کہ سماجی طور پر قابلِ قبول اور پائیدار نتائج کو یقینی بنایا جاسکے۔

مینجمنٹ ایکشن پلان

37- ٹیبل 1، ان مجوزہ قلیل المدت، وسط اور طویل المدت اقدامات کی ذمہ داریوں اور ٹائم ٹیبل کا خاکہ پیش کرتا ہے جنہیں ذیل میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ یہ ایکشن پلان جس میں GOS کی رضامندی شامل ہے، درخواست کنندگان کی جانب سے اُٹھائے گئے مسائل سے براہِ راست نمٹتا ہے۔ اور کنٹری واٹر ریسورسز اسسٹنٹس سٹریٹیجی (CWRAS، 2005) اور CAS جس کی توثیق بینک نے 2006 میں کی تھی، کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ GOS نے علاقے کے لوگوں کے مسائل کم کرنے اور ایکشن پلان پر عملدرآمد کا تہیہ کر رکھا ہے، جیسا کہ حال ہی میں ہونے والی خط و کتابت سے پتہ چلتا ہے، کہ سندھ کے محکمۂ آبپاشی سے بینک کے تعاون کے پیمانہ کا انحصار اسی تہیہ کے تسلسل کو دیکھتے ہوئے کیا جائے گا۔

38- ستمبر ۲۰۰۴ میں دائر کی گئی درخواست برائے تفتیش کے بعد اب تک بینک نے دو اہم اقدامات کیے ہیں جو ایکشن پلان کی بنیاد استوار کرتے ہیں:

☆ پہلا، ضلع بدین اور ٹھٹھہ کے ساحلی تعلقوں میں روزگار کو مستحکم بنانے کے لیے 18 ملین امریکی ڈالر کا ایک پروگرام PPAF کے ذریعے شروع کر دیا گیا ہے، جو کہ سندھ کے ساحلی علاقوں کے روزگار سے متعلق بینک کے ایک تشخیصی مطالعے پر مبنی ہے؛ اور

☆ دوسرا، GOS کی درخواست پر، بینک نے LBOD کے تحفظ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے مختلف تجاویز اور ترجیحات کا جائزہ لینے کے لیے ایک POE مشن بھیجا۔ اس کے نتیجے میں GOS کے ساتھ سیلاب اور نکاس کی انتظامی منصوبہ بندی اور اس کے قابلِ عمل ہونے کے امکانات سے متعلق جامع مطالعوں کا ایک پروگرام طے پایا جو کہ ایسے پروگراموں اور منصوبوں کو راہ دے گا جو مالی اعانت کے لحاظ سے بینک اور سندھ کے دوسرے مالیاتی امداد دینے والے اداروں کے لیے موزوں ہوں۔

39- **فوری اور قلیل المدت اقدامات**۔ پینل کی رپورٹ کا بنیادی موضوع زیریں بدین کی آبادی اور روزگار کی مستقل ضرر پذیری اور اس پر پڑنے والے مضر اثرات ہے، خصوصاً وہ غریب اور بے حد بے یار و مددگار لوگ جو ڈھانڈوں میں اور ان کے نزدیک رہتے ہیں۔ ان لوگوں کی بری حالت کا تدارک کرنے اور متعلقہ مسائل سے نمٹنے کے لیے بینک نے قلیل المدت اقدامات (ٹیبل 1) کا انتخاب کیا گیا۔

☆ PPAF کے روزگار سے متعلق پروگراموں میں سے ایک بدین اور ٹھٹھہ کے اضلاع کی آبادی کے سماجی خاکہ کا جائزہ ہے، جس کا مقصد مخصوص خانہ بدوشوں اور دوسرے بے یار و مددگار گروپوں کی نشاندہی اور اضافی روزگار میں مدد سے متعلق مسائل سے نمٹنا ہے۔

☆ بینک اور سندھ کے عہدہ داران نے گفتگو کے بعد اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ نئے WSIP[10] کے دائرۂ کار میں جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے کے لیے سیلاب اور ڈرینج مینجمنٹ کا ایک جامع پلان شامل ہوگا۔ چونکہ درخواست کنندگان کے بتائے ہوئے علاقوں کے لیے ایک مخصوص فلڈ مینجمنٹ پلان کی تشکیل میں WSIP منصوبہ ایک بنیادی ذریعہ ہوگا، اس لیے WSIP منصوبہ کی پروسیسنگ کی تکمیل کو ایک اعلیٰ ترجیح دی گئی ہے۔

☆ ایک تیسرا فوری قدم اگلے خشک موسم کے دوران ڈھانڈوں کے علاقوں کا ایک سماجی واقتصادی اور ماحولیاتی تشخیصی مطالعہ ہے، جو کہ بدین اور ٹھٹھہ کے اضلاع میں ہونے والے سماجی واقتصادی مطالعے جیسا ہوگا۔ اس کا مقصد یہ ہوگا کہ ڈھانڈوں پر پڑنے والے اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے، اور یہ تعین کیا جا سکے کہ اس وقت جاری PPAF کے روزگار سے متعلق پروگرام یا دوسری نئی مداخلتی کوششوں کو کس طرح منظم کیا جائے تا کہ ڈھانڈوں میں اور اس کے نزدیک رہنے والے لوگوں اور ماحولیاتی نظام کو فائدہ پہنچ پائے۔

[10] یہ منصوبہ اصلاحی پروگرام کومزید دوررس اور مستحکم بنا کر، خاص طور پر فارمرز آرگنائزیشنز (FOs) اور ایریا واٹر بورڈز (AWBs) کو، پانی کی فراہمی اور پانی کے مؤثر استعمال کو بہتر بنائے گا؛ پانی کے کھالوں کی سطح تک آبپاشی اور نکاسی آب کی سہولیات کی بحالی اور تشکیلِ نو پر سرمایہ کاری کرے گا؛ استعداد کاری کرے گا؛ پانی اور سیلاب کے انتظام کے لیے ایک معلوماتی بنیاد کی تشکیل میں تعاون کرے گا؛ اور سندھ میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے کے لیے ایک جامع فلڈ مینجمنٹ پلان تیار کرے گا۔

40- **وسط مدتی اقدامات۔** اس میں شامل ہیں، سندھ میں دریائے سندھ کے بائیں کنارے کے لیے سیلاب کے خطرات کے انتظام اور نکاسی آب کے ایک جامع پلان کی تیاری جو ضلع بدین پر محیط ہوگا، اور منصوبہ بندی کے مطالعے، جو ساحلی علاقے اور سندھ ڈیلٹا، جہاں خاص مسائل کا سامنا ہے جو سمندری پانی کی دراندازی سے لے کر عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلیوں اور سمندر کی بڑھتی ہوئی سطح تک پھیلے ہوئے ہیں، کے پائیدار انتظام کے لیے ایک پروگرام کو راہ دیں۔ ڈیلٹا تمام تر انڈس سسٹم کے انتہائی آخری سرے پر واقع ہے اور اوپر سے آنے والے پانی کے بہاؤ میں تبدیلیوں، زرعی اور شہری ضرورت کے لیے پانی کھینچنے، ماحولیاتی مقاصد کے لیے بہاؤ کے جاری رکھنے، نکاسی کے پانی اور صنعتی اور زرعی آلودگی کی دراندازی نے، اس حساس علاقے اور اس کی آبادی پر منفی اثرات ڈالے ہیں۔ ان تکنیکی منصوبہ بندی کے مطالعوں کا مقصد ایسے مخصوص منصوبوں اور پروگراموں کو راہ دینا ہے جو کہ بینک اور سندھ کے دوسرے مالی امداد مہیا کرنے والے اداروں کی مالی اعانت کے لحاظ سے موزوں ہوں۔

41- **طویل المدت اقدامات۔۔۔ پاکستان کے ساتھ پانی کے شعبے میں حکمتِ عملی سے متعلق اہم پارٹنرشپ۔** پاکستان کے ساتھ پانی کے شعبے میں حکمتِ عملی سے متعلق بینک کی اہم پاٹنرشپ تقریباً پچاس سال پرانی ہے۔ CAS(2006 تا2009) اور CWRAS(2009 تا2016)(ضمیمہ 6) دونوں بینک کے جاری تعاون کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ بینک کا CWRAS ان بڑے چیلنجوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے جو کہ پانی کے شعبے میں پائیدار ترقی حاصل کرنے کے سلسلے میں پاکستان کو درپیش ہیں۔ ان میں عالمی معیار کے مطابق اور دانش پر مبنی، حالات کے مطابق وسائل کے انتظام اور خدمات کی فراہمی کیلئے، استعداد پیدا کرنا؛ موجودہ انفراسٹرکچر کی تجدید اور دیکھ بھال، اور اشد ضروری نئے واٹر انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے مالی اعتبار سے قابلِ عمل رویئے کو فروغ دینا؛ ایک جدید اداراتی فریم ورک قائم کرنا؛ اور آنے والے عشروں کے دوران اس اصلاحی ایجنڈہ پر عملدرآمد کے لیے ایک اصولی اور عملی راستے کا تعین شامل ہیں۔

[illegible]					
سرگرمیاں اور منصوبے	ا	ب	ج	ذمہ داری	شیڈول
فوری اور قلیل المدت					
☆ بدین اور ٹھٹھہ کے اضلاع میں روزگار کی بہتری سے متعلق پروگرام پر عملدرآمد				پاکستان پوورٹی ایلیویشن فنڈ [illegible]	
مرحلہ [illegible] 21 ملین [illegible]	✓				[illegible]
مرحلہ [illegible] 12 ملین [illegible]	✓				[illegible]
☆ سندھ [illegible]	✓	✓	✓	[illegible]	
منصوبہ کی تیاری				WB	نومبر [illegible]
بورڈ کے آگے پیش کرنا				[illegible]	جنوری [illegible]
عمل درآمد کا شروع				WB	جولائی [illegible]
☆ ڈھانڈوں اور گردونواح کا سماجی واقتصادی اور ماحولیاتی تشخیصی مطالعہ	✓		✓		جولائی [illegible]
وسط مدتی					
☆ جنوبی سندھ میں دریائے سندھ کیلئے فلڈ مینجمنٹ ماسٹر پلان	✓	✓	✓	[illegible]	[illegible]
☆ ساحلی ترقیاتی پروگرام					
- پروجیکٹ کے تصور کی دستاویز	✓		✓	WB	جولائی [illegible]
طویل المدت نتائج					
☆ آبپاشی اور ڈرینج انفراسٹرکچر کی بہتر مینجمنٹ [illegible] بہتر خدمات کی فراہمی اور نظم ونسق؛ اور مساوات پر مبنی پانی کی مقدار کا تعین اور تقسیم	✓	✓	✓	[illegible]	[illegible]
☆ سندھ طاس کے پانی کے وسائل کے انتظام کیلئے جدید اداراتی فریم ورک		✓	✓	[illegible]	[illegible]
☆ پائیدار نظم ونسق کا اصلاحی ایجنڈا	✓	✓	✓	[illegible]	[illegible]

علامات کے معنی

ا: غربت اور روزگار

ب: سیلاب کا ممکنہ خطرہ

ج: خطرات میں گھرے ماحولیاتی نظام

نتیجہ

42- انتظامیہ کی نظر میں بینک نے، NDP پر عملدرآمد کے دوران، اپنی پالیسیوں اور طریقہ ہائے کار پر عمل کرنے میں محنت اور بردباری سے کام لیا۔ بینک نے کوشش کی ہے کہ یہ قرض لینے والے کو دو مختلف مسائل سے نمٹنے میں مدد دے گا جو اپنی اپنی مخصوص اندرونی پیچیدگیاں رکھتے ہیں: LBOD سے پیدا شدہ، جنوبی سندھ میں آوٹ فال سسٹم کے تکنیکی چیلنج اور قومی اصلاحاتی چیلنج جو NDP کو درپیش تھے۔ NDP، نظم ونسق سے متعلق اہم اصلاحات، جن کا مطلب شعبے کی سمت اور حکمتِ عملیوں کو غیر مرکزیت، شراکتی انتظام، اور کسانوں کو با اختیار کرنے کی جانب ڈھالنا تھا، کا سلسلہ شروع کرنے میں کامیاب رہا۔ یہ نظم ونسق کے ایک ایسے نظام کو تبدیل کرنے کی جانب ایک اہم قدم تھا جو تقریباً سو سال پرانا تھا۔ تبدیلی کا یہ سلسلہ تو ابھی کچھ وقت تک اور چلے گا، مگر بنیادیں ٹھیک طریقے سے استوار ہو چکی ہیں۔ LBOD (حصہ V) کے سلسلے میں، اگر پیچھے مڑ کر دیکھیں تو، بینک کچھ مختلف فیصلے کر سکتا تھا، خاص طور پر LBOD کے ڈیزائن کی تشکیل

تشکیل کے مرحلہ میں شراکتی منصوبہ بندی کے طریقِ کار کے تناظر میں خطرات اور متبادلات کا اندازہ لگانے پر زیادہ توجہ دے کر، LBOD کے انوائرنمٹل مینجمنٹ اور مانیٹرنگ پلان (EMMP) پر عملدرآمد کے لیے ایک زیادہ ابتدائی مرحلہ پر ہی تعاون کی کوئی راہ تلاش کر کے، اور بدین کے ان ساحلی علاقوں میں، جو LBOD سے براہِ راست فیض یاب نہیں ہوتے تھے، روزگار سے متعلق ایک تشخیصی مطالعہ کے لیے سندھ کی حوصلہ افزائی اور اعانت کر کے۔

43- انتظامیہ نے درخواست گزاروں کے مسائل کا مثبت جواب دیا ہے، ان مسائل کو GOS سے ہونے والی اپنی گفتگو میں شامل کر کے، ایک جامع ایکشن پلان تشکیل دے کر، اور ایسی مناسب حکمتِ عملیوں اور ذرائع کی نشاندہی کر کے جن کے ذریعے ایکشن پلان پر بروقت عمل ہو سکے گا۔ پاکستان میں اس شعبہ میں بینک کے طویل تجربہ، اور LBOD اور NDP منصوبوں، سے حاصل شدہ اسباق، اور اس کے ساتھ ساتھ حکمتِ عملی سے متعلق موجودہ CAS کی بتائی ہوئی ہدایات کو ایکشن پلان میں شامل کیا گیا ہے۔

44- خطرات موجود ہیں کہ ایکشن پلان پر عملدرآمد میں تاخیر ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر خطرات، یعنی تکنیکی عوامل سے پیدا ہونے والے خطرات، منصوبہ سے متعلق لوگوں کے درمیان تصفیہ کی مشکلات، اور اداراتی صلاحیت، یہ سب ایک مستعد اور بردبار انتظامیہ کی متقاضی ہوں گی۔ مگر چونکہ پانی کے وسائل کا انتظام پاکستان اور سندھ کی ترقی کے لیے مرکزی اہمیت کا حامل ہے، اسلئے بینک ان تمام خطرات کے باوجود اس سے منسلک رہا ہے اور بدستور رہنا چاہتا ہے۔ انتظامیہ نے تجویز کیا ہے کہ ان اقدامات کی صورتحال اور ان پر پیش قدمی کے بارے میں رپورٹ بارہ ماہ میں بورڈ کے سامنے پیش کی جائے۔